اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۷ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: بھائی عبد الرحمٰن قادیانی

چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے

۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء | ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

فہرست مضامین

نظم ۲

جماعت احمدیہ کا لائحہ عمل
تحریک جدید ۳/۶

گھر کا کام اور صحت ۶/۷

برکات خلافت ۷/۱۰

ہمارا ایک اہم فرض
تربیت اولاد ۱۱/۱۲

ہسٹیریا۔ اختناق الرحم ۱۳/۱۵

اچھوت اقوام کی حالتِ زار

حسب تحریک سیکرٹری آدی سبھا فیروز پور

از محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم از برہما

کائناتِ دہر پر یکساں ہے سورج کی چمک
کوہ و صحراء، بحر و بر، پر اُسکی یکساں ہے دمک

مہر عالمتاب ضو افگندہ رہتا ہے مدام
کرتا ہے چھوٹے بڑے کو یہ ہمیشہ شادکام

آسماں کا سائباں قدرت نے سب کو دیدیا
یہ زمیں کا فرش بھی سب کے لئے قائم کیا

مالکِ فطرت نے سب اسباب پیدا کر دیئے
اور تارِ زندگی میں سارے نغمے بھر دیئے

آہ شودر! تو مگر ہر عیش سے محروم ہے!
ہائے یہ ہستی تیری اس باغ میں مغموم ہے

تُو بھی انساں اور انسانوں کا سا رکھتا ہو دل
پھر تیری تقدیر میں اُف کیوں ہو رہنا مضمحل

صبح سیمیں کے حسیں جلوے تڑپتے ہیں یہاں
اِرتقا کے حُسن سے اُبھرا ہے پھر ہندوستاں

ساغرِ رنگیں سے پُر ہوتا ہے جامِ زندگی
اور ہے ہر پینے والا شادکامِ زندگی

ہائے شودر۔ تو مگر وقفِ غم و آلام ہے
زِندگی تیری پیامِ ہستیٔ ناکام ہے!

تیرا پیکر ہے سراپا ہمّ و غم کی داستاں
سرزمینِ ہند میں تیرے لئے خوشیاں کہاں

تیری اِس توہین سے میرا پھٹا جاتا ہے دِل
مَیں ہی کیا ہر ایک حق بیں ہو رہا ہے منفعل

بیکسی تیری رُلاتی ہے مجھے پہروں تلک
دِل سے میرے اُٹھ رہی ہے آہ! رہ رہ کر کسک

تیری جانِ ناتواں اُف ہر گھڑی غمناک ہے
تجھ پہ اُونچی ذات کا پنجہ بہت بیباک ہے

اُس کو اپنے عیش میں مطلق نہیں تیرا خیال
اور تیری تکلیف سے اُسکو نہیں کوئی ملال

تیری اِس پامال حالی ہی میں وہ رہتے ہیں شاد
بھول جاتے ہیں مساواتوں کے سب غوغوں کی یاد

اپنی راحت کیلئے درماندہ تجھ کو یُوں کیا!
نام رکھ کر تیرا شودر! حسرتوں کا خوں کیا

آہ اے مظلوم تیرے غم میں مَیں سیماب ہوں
تیری رفعت دیکھنے کیواسطے بیتاب ہوں

تجھکو ہر امداد دینے کے لئے تیار ہوں!!
"اور پنج جاتی" کے مَیں اِن افعال سے بیزار ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء

جماعت احمدیہ کا لائحہ عمل

تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامل غور و خوض کے بعد جو تحریک جدید کو جاری فرمایا ہے۔ یہ تحریک کیا ہے۔ ایک دعوت عمل ہے۔ جسپر جماعت اگر پورے زور سے عمل شروع کر دے۔ تو انشاء اللہ کامیابی ہی کامیابی ہے۔ حضور نے اس بارے میں چند ایک باتوں کا جماعت سے مطالبہ کیا ہے (۱) سادہ زندگی (۲) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا (۳) پچیس لاکھ کا ریزرو فنڈ جمع کرنا (۴) تبلیغ کیلئے غیر ممالک میں نکل جانا (۵) قادیان میں مکان بنانا وغیرہ وغیرہ۔

الحمدللہ کہ بہت سی بہنوں نے سادہ زندگی اختیار کر لی ہے۔ اور پختہ عہد کر لیا ہے۔ کہ اپنی زندگی سادگی سے بسر کرینگی۔ جن بہنوں نے ابھی پوری توجہ نہیں کی۔ وہ بھی اس تحریک میں اب شامل ہو جائیں گی۔ کیونکہ اس وقت اسلام سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دیں
ایں دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ بالا اشعار میں کس دکھ کے ساتھ اسلام کی پریشان حالی کو بیان فرمایا ہے۔ عالم لوگ آپس میں دست و گریباں ہیں جیساکہ آجکل احرار پارٹی اور ان کی مخالف پارٹی ہے۔ مسلمانوں کے اخبارات پڑھ کر دیکھ لو کہ انہیں آپس کی لڑائی سے فرصت نہیں ہے۔ مسلمان بے علم ہیں۔ بے عمل ہیں۔ بے روزگار ہیں۔ بے ہنر ہیں۔ بیکار ہیں۔ بیمار ہیں۔ مسجدیں ان کی گرائی جاتی ہیں۔ آذانیں دینے سے انہیں روکا جاتا ہے۔ روزی انپر بند کی جارہی ہے۔ ریاستوں اور جائدادوں سے انہیں محروم کیا جارہا ہے۔ زبانیں ان کی مٹائی جارہی ہیں۔ مگر انہیں اپنی لڑائی سے ہی فرصت نہیں ہے۔ انہیں کسی

بات کا احساس ہی نہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ ان فکروں سے میری جان نکلی جارہی ہے۔ کہ دشمنوں کی اس قدر کثرت ہے اور انصار مجھے ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے۔ میری آنکھیں ترس گئیں کہ میں انصار کی شکل دیکھوں۔

الحمد للہ کہ آخر ایک جماعت اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو دی۔ وہ اگرچہ غریب اور قلیل ہے۔ مگر عملی لحاظ سے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والی ہے؎

پس اے بہنو! اس وقت کو غنیمت جانو کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔ بڑے بڑے اولیاء اللہ اس زمانہ کو ترستے گذر گئے کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہوں اور آپؑ کی کچھ مدد کرسکیں۔ کیونکہ اس وقت اسلام پر ایسی مصیبت کا وقت ہوگا۔ اور اس کے اندر ایسا فتنہ اٹھے گا۔ کہ دُنیا میں اس فتنہ کی نظیر نہیں ؎

موجودہ وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے لئے اِس بات کا موقعہ پیدا کردیا ہے۔ کہ آپ اسلام کیلئے کیا کرسکتی ہیں۔ آپ سادہ .... زندگی اختیار کریں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ غیر مذاہب کی عورتیں جو اچھے گھرانے کی اور امیر ہیں وہ بھی بیکار نہیں بیٹھتیں کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہیں۔ کوئی کپڑے سی لیتی ہے۔ کوئی ازار بند بُن لیتی ہیں۔ اکثر عورتوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ پلنگ کی نوار اپنے ہاتھ سے بُن لیتی ہیں۔ اور گھر کے بیسیوں کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہیں۔ معمولی کپڑے اپنے ہاتھ سے دھو لیتی ہیں۔ اگر غور سے دیکھو تو یہ سب کام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی ازواج مطہرات خود کرلیتی تھیں۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کی بیبیوں اور بچوں نے جب قناعت اختیار کرلی ہے۔ تو اور کس کا دل چاہتا ہے کہ کئی کئی کھانے کھائے اور دن میں کئی لباس بدلے۔ پس اس فضول خرچی کو چھوڑتے ہوئے جو بھی روپیہ بچے وہ دین کی حمایت میں خرچ کرو۔ قادیان میں مکان بناؤ۔ اشاعت اِسلام میں خرچ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت جو کوئی ایک پیسہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہی وقت آئے گا۔ کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی خرچ کرنا اس کے برابر نہ ہوگا۔ پس ایک پیسہ بھی بچا کر اگر آپ اس راہ میں خرچ کریں تو دیکھئے اسوقت اس کی کس قدر قیمت ہے اور کس قدر ضرورت ہے۔ یہی قیمتی وقت ہے۔ کسقدر خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ ایسا موقعہ اور وقت ملا ہے اگر یہ وقت کھو دیا تو بدقسمتی کی بھی کوئی حد نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی الوصیت میں فرما گئے ہیں۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا

میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اُس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اِس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام حاصل کریں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا انہیں ضائع کرے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جاویگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنیوالے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔

پس اے بہنو اور بھائیو! اسوقت اسلام کی سب ملکر مدد کرو۔ کہ ملکر مدد کرنے سے نصرت الٰہی بہت جلد آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ کے رستے کو سب ملکر زور لگاؤ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ ہمیں دوست ٹورنامنٹ میں لے گئے۔ جہاں بچوں کی کھیلیں ہوتی ہیں۔ ہمیں وہاں بھی اپنے ذوق کے مطابق ایک نقطہ ملا۔ رسہ کشی ہو رہی تھی۔ دونوں فریق خوب زور لگا رہے تھے۔ اُس وقت ہمیں یہ آیت یاد آئی۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔ کہ اللہ کے رستے کو سب ملکر زور لگاؤ۔ دیکھو کھیل کے وقت میں کسی شخص کو دیکھا ہے۔ کہ رسے کو صرف ہاتھ لگائے رکھے اور زور نہ لگادے۔ بلکہ سب ہی اپنی طرف سے پورا زور لگاتے ۔۔ اور ملکر زور لگاتے ہیں۔ تب بازی لے جاتے ہیں۔ اسی اللہ تعالیٰ نے یہی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ملکر زور لگاؤ۔ پھر دیکھو ہماری مدد آتی ہے یا نہیں۔ اب ہر شخص سوچ لے جو احمدی کہلاتا ہے۔ کہ وہ اپنا پورا زور صرف کر رہا ہے یا خالی رستے کو ہاتھ لگائے کھڑا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ کھیل میں کوئی رسہ کو ہاتھ لگائے نہیں رکھتا۔ بلکہ پورا زور صرف کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ ہمیں نصرت الٰہی جذب کرنے کے لئے بُلائے تو ہم میں سے بعض اللہ کے رستے کو صرف ہاتھ لگا دینا ہی کافی سمجھیں۔ کیا ان حالتوں میں جلدی کامیابی کی اُمید ہوسکتی ہے۔ بیشک نصرت الٰہی آئے گی مگر اُنہیں کے لئے جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ایسے وہ لوگ جو آخر وقت تک صبر کریں گے۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جاویں گے۔

دوسری بات جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اپنے بچوں کو تبلیغ کے لئے غیر ممالک میں بھیجو۔ دیکھو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ کی رضا کے لئے بے آب و گیاہ جنگل میں رہائش اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کس قدر اجر دیا۔ اُن کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بطور مثال کے پیش کیا ہے۔ وہ ضائع نہیں ہوئے۔ بلکہ بے انتہا اللہ تعالیٰ نے اُن پر کرم کئے

اُن کے بچے کو درجہ نبوت عطا کیا اور بادشاہت عطا کی۔ آپ کی نسل کو ریگستان کے ذروں کیطرح بے شمار کر دیا۔ آخر اُنہی کی اولاد میں فخر بنی آدم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ آپکا صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کو ایسا پسند آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن مقامات کو شعائر اللہ بنا دیا۔ حج کے موقعہ پر وہاں سب کو دوڑنے کا حکم فرمایا۔ اب بادشاہ اور عالم و فاضل اور فقیر و غنی سب اُسی طرح دوڑتے ہیں۔ اور اسوقت کو یاد کرتے ہیں۔ کہ اَے خدا تو ہم سے بھی ایسا ہی خوش ہو جا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کو عین منشاء الٰہی کے ماتحت پیش کیا ہے۔ خوش قسمت اور مبارک ہیں وہ جو اس راہ میں چل پڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے بہنوں کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین ؛

والسّلام

(صغریٰ بیگم از نئی دھلی)

وی پی مصباح کے آتے ہیں

تمام بقایا داران جن کی طرف ۱۹۳۵ء کا چندہ تاحال وصول نہیں ہوُا۔ اور تمام خریداران جنہوں نے ۱۹۳۶ء کا چندہ مصباح تاحال نہیں بھیجا مہربانی فرماکر چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں ورنہ یکم اپریل کا مصباح وی پی ہو گا۔ اُسے وصول فرمالیں ؛

(مینجر اخبار مصباح)

گھر کا کام اور صحت

اسوقت بدقسمتی سے ہماری بہنوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کا کام کرنا ہتک سمجھتی ہیں۔ اور سمجھتی ہیں کہ اگر ہم نے اپنے ہاتھ سے کام کیا تو ہماری صحت خراب ہو جائے گی۔ اور دوسرے ہم اپنی سہیلیوں اور رشتہ دار عورتوں میں حقیر سمجھی جائینگی۔ مگر میں اسپر غور کرنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچی ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کام کرنے سے صحت خراب نہیں ہوتی بلکہ تندرستی بڑھتی ہے۔ کیونکہ جو شخص ورزش کرتا رہیگا۔ یقیناً اس کی صحت اچھی رہیگی۔ اور کام کرنا بھی ہمارے لئے ورزش ہی ہے۔

پھر صحت تک ہی محدود نہیں بلکہ گھر کی اکثر چیزیں نوکروں پر چھوڑ دینے کیوجہ سے خراب ہوتی ہیں۔ کیونکہ جب تک گھر کی مالکہ ہی چیزوں کی صفائی سے رکھنے کی طرف متوجہ نہ ہو گی۔ اسوقت تک نوکر بھی لاپرواہی سے کام کریں گے۔ مَیں نے کئی بہنوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب نوکر ہیں۔ تو پھر ہم کیوں کام کریں۔ اور صحت بگاڑیں۔ حالانکہ جو بہن اس طرح کہتی ہے۔ اُنہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ جب میں خود ہی گھر کی حفاظت نہیں کرتی تو نوکر کیا اس کا خیال رکھیں گے۔ . . . . . .

نوکروں پر تمام گھر کا انتظام چھوڑ دینے سے اکثر گھر

کی چیزیں گندی رہتی اور بے ترتیبی سے پڑی رہتی ہیں جسکی وجہ سے صحت اور بھی بگڑتی ہے۔ اور گھر بھی بدنما معلوم ہوتا ہے۔ پھر آنے جانے والے مہمانوں پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔

پس اے بہنو! اگر صحت اچھی رکھنے کا خیال ہے۔ تو اپنے گھروں کا انتظام اپنے ہاتھوں سے کرو۔ اور انہیں ہر وقت صاف رکھنے کی کوشش کرو۔ تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکو۔ ممکن ہے کہ تمہاری یہی بات کسی سعید روح کو حق قبول کرنے کی دعوت دے۔ اور اس طرح "ہم خرما و ہم ثواب" کی مستحق ٹھہرے۔

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہمارے لئے ایک کامل نمونہ ہیں اُن کی زندگی کے پاکیزہ اور مقدس واقعات ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ حضورؐ اور آپ کی ازواج مطہرات بھی گھر کا کام خود ہی کیا کرتی تھیں۔ اور کبھی بھی انہوں نے کام کو دوسروں پر نہیں چھوڑا۔ حدیثوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذکر ہے۔ کہ حضورؐ گھر کا کام خود کیا کرتے تھے۔ اور جب تک ہم میں بھی یہ بات پیدا نہ ہو ترقی نہیں ہوسکتی۔ اگر ایک انسان اپنے روزمرّہ کے معمولی کاموں میں سُستی کرتا ہے۔ اور محنت سے کام نہیں کرتا۔ تو لازمی طور پر اس کا اثر اس کی صحت اور جسم پر پڑے گا۔ اور بعد ازاں جب دین کا کوئی اہم کام اس کے سامنے آئیگا۔ تو وہ بھی اس سے نہ ہو سکے گا۔ اور اس طور پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔

پس ہم سب بہنوں کو اس امر میں خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور دوسروں کے سہارے پر نہ رہیں۔ آج وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو خود کام کرتی ہیں۔ اور جن کی صحت عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے طریق پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو ہمارے لئے بھی مفید ہو۔ اور ہمارے سلسلہ کے لئے بھی مفید ہو۔ آمین۔ والسلام

(خاکسارہ احمدی بیگم)

برکات خلافت

خلافت کی برکات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو انبیاء علیہم السّلام کے ذریعہ سے نازل ہوتی ہیں۔ اور ان کے وجود مبارک کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ اور ان کی ظلّیت اور تحت میں خلفاء سے بھی اُن کا ظہور ہوتا ہے۔

دوسری وہ برکات جو انبیاء کے جانے کے بعد اُن کے جانشینوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ اور وہ خلفاء سے تعلّق رکھتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم میری بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جبتک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو خدا تعالیٰ اپنی دوسری قدرت کو بھیجدیگا" (رسالہ الوصیت ص)

اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ایک اور قدرت ہوتی ہے جس سے لوگ برکتیں اور فوائد حاصل کرتے ہیں۔ پہلے میں اُن برکات کو بیان کرتی ہوں۔ جو نبی کی ظلیت میں خلفاء سے ظہور میں آتی ہیں۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں کے متعلق بیان فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ کام بیان فرمائے ہیں۔ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ ۔ کہ حضور لوگوں کے سامنے تلاوت آیات کرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہستی باری تعالیٰ۔ ملائکہ۔ قرآن کریم کی فضیلت۔ ضرورت نبوت اور دیگر مذہبی امور کے دلائل بیان فرماتے ہیں۔ اور دوسرے حق کی تبلیغ کرتے ہیں۔ پس خلیفہ کا بھی سب سے پہلا کام یہ ہے۔ کہ اُن تمام اُمور کے دلائل بیان کرے۔ اور حق کی تبلیغ کرے۔

دوسرے وَيُزَكِّيهِمْ نبی کا دوسرا کام یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو پاک کرنے کے لئے توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی صفات کو صحیح رنگ میں پیش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ خلفاء سے بھی یہ کام سرزد ہوں۔ کیونکہ خلفاء نبی کے جانشین ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو خطبہ پڑھا۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ خلفاء خدا تعالیٰ کی ذات کو صحیح رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اس وقت یہ آیت پڑھ کر وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔ یہ واضح کیا۔ کہ ہمیشہ زندہ رہنے والی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اِس لئے ہمیں اُسی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلفاء يُزَكِّيهِمْ کے ماتحت

لوگوں کو پاک کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء نے بھی یہ کام کئے اور کر رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں جانتا ہوں۔ کہ یہ بہت بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ چاہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور ہی سے سب کچھ آئیگا۔ میرا خدا قادر ہے۔ جس نے یہ کام میرے سپرد کیا۔ اور وہی اسے عہدہ برا ہونے کی طاقت اور توفیق دیگا۔ کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک تو آپ ہی ہے۔ پس جبکہ میں جانتا ہوں۔ کہ جو کام میرے سپرد ہوا۔ یہ اسی کا کام ہے۔ اور یہ میں نے خود اس سے طلب نہیں کیا۔ خدا نے خود دیا ہے۔ اور وہ انہی لوگوں کو وحی کریگا۔ کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں وحی کئے جاتے تھے۔"

(منصب خلافت صفحہ ۱۸)

دیکھئے خدا تعالیٰ کی ذات پر کس قدر ایمان ہے۔ اور جس شخص کو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہو۔ وہی اس کی صفات کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔

تیسرا اور چوتھا کام وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ہے۔ یعنی لوگوں کو شریعت اور اس کی حکمت کا سکھانا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو علم دیا جائے۔ تا وہ خدا تعالیٰ کی کتاب کو صحیح رنگ میں بیان کر سکے۔

خلفاء کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جاتا ہے۔ جو دوسروں کو نہیں ہوتا۔ اس کی شہادت ہمیں آج اس زمانہ میں بھی ملتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مجھے انسانوں کے خیالات کی پرواہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے کامیاب کریگا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہونگا۔ اور میرا دشمن مجھ پر غالب نہ آسکیگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا۔ ایک پہاڑ بنایا ہے۔ پس وہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے۔ اپنا سر پھوڑتا ہے۔ میں نالائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ میں کم علم ہوں اس سے میں ناواقف نہیں۔ میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اقرار ہے۔ میں کمزور ہوں۔ اس کو میں جانتا ہوں لیکن میں کیا کروں۔ کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا تعالیٰ نے مجھے نہیں پوچھا۔ اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورے کا محتاج ہے۔" حضور کے یہ الفاظ بعینہٖ اسی طرح ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

ع اسمیں میرا جرم کیا۔ جب مجھ کو یہ فرماں ملا
کون ہوں تا رد کروں۔ حکم شہ ذی اقتدار

پانچویں برکت۔ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ کہ انبیاء ایک نظام قائم کرتے ہیں۔ اور خلفاء اس نظام کو

قائم رکھتے ہیں۔ جس سے ایک تو اپنی قوم ہر رنگ میں ترقی کرتی ہے۔ اور دوسرے قوم کے متحد ہونے کی وجہ سے دشمن اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور مقابلہ کے وقت منظم جماعت اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے باوجود کمزور ہونے کے دشمن پر غالب آتی ہے۔ جیسا کہ جنگ بدر کے موقعہ پر ہوا۔

دوسری قسم کی برکات جو انبیاء کے جانے کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-

اشاعت کا زیادہ تر کام خلفاء کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہوا۔ اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے زمانہ میں ہو رہا ہے۔ کیونکہ انبیاء تو ایک صداقت اور راستی کا بیج بونے آتے ہیں۔ جو بعد میں پھلتا اور پھولتا ہے۔

خلفاء کی ایک برکت یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ مشکلات اور مصائب کو امن میں بدل دیتے ہیں۔ جس طرح آج کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہماری مشکلات کو آسانی میں تبدیل کر رہے ہیں۔ پھر بہت سی پیشگوئیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا کامل ظہور خلفاء کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ جیسے یَأْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَیَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ کہ لوگ دُور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئینگے۔ اور حضور کا یہ فرمان کہ:-

۵ زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

زمانہ خلافت میں بدرجہ اتم پُورا ہو رہا ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خلافت کی بہت سی برکات ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔

ایسے ہی یہ پیشگوئی کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اسوقت عمدگی سے پُوری ہو رہی ہے۔ جبکہ حضرت امیر المومنین کے منشاء کے ماتحت سلسلہ کے مبلّغین ہر دُور دراز ملک میں تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔ اور اِس طرح خدا تعالیٰ کا وہ مقدس کلام جو اُسنے اپنے مسیح علیہ السلام پر نازل کیا تھا روز روشن کی طرح پُورا ہوتا نظر آرہا ہے۔ والسلام

(نصیرہ بیگم نزہت)

ایک مخلص احمدی بہن کا انتقال

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ اہلیہ صاحبہ برادر میاں عبدالرحمان صاحب بُزی ساکن نیروبی جو ایک نہایت مخلصہ خاتون اور سلسلہ کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ نیروبی کی خزانچی تھیں۔ ۲۸ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت کر گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے بطن سے تین بچے ہوئے۔ مگر انکی عمر نے وفا نہ کی وفات سے تین چار روز قبل مرحومہ نے اپنا نصف مہر اور دو زیور صدر انجمن کو دینے کی وصیت کی۔ احمدی خواتین سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ (رجسٹرار لجنہ اماء اللہ قادیان)

ہمارا ایک اہم فرض

تربیت اولاد

عزیز بہنو! اسلام نے جو فرائض ہم پر عائد کئے ہیں۔ اُن میں سے ایک فرض تربیت اولاد بھی ہے۔ یہ کوئی معمولی فرض نہیں۔ کیونکہ ہر قوم اپنے بچوں کی تربیت اپنی ضرورت کے مطابق کرتی ہے۔ اور اس وقت جماعت احمدیہ کا مقابلہ ساری دُنیا سے ہے۔ اور ہمیں اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت ایک خاص رنگ میں کریں۔ جس کا اثر ان پر دائمی اور مستقل طور پر ہو۔ تا وہ ہر وقت خدمت دین کے لئے کوشاں رہیں۔ اور یہ بات ہمارے بچوں میں اُس وقت پیدا ہو گی۔ جب ہم خود اُن کے سامنے اپنا نیک نمونہ پیش کرینگی۔ کیونکہ بچّہ کی عادت اِس قسم کی ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے ماحول کا اثر قبول کرتا ہے۔ اور جس طرح دوسروں کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے ویسے ہی کرنے لگتا ہے۔ اور اس تربیت کی ابتداء ایام حمل سے ہی ہوئی چاہیئے۔ کیونکہ ان ایام میں ہی ماں کئے کاموں کا اثر بچے پر پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ابھی میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ تو میری والدہ جو قرآن کریم پڑھا کرتی تھیں۔ اس کا اثر اب تک میرے دل پر ہے۔

پس ان دنوں میں ہماری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت اپنے دل میں نیک خیالات رکھیں اور جو بھی نیک کام ہو۔ اس میں حصّہ لیں۔ اور اپنا وقت زیادہ تر مطالعہ میں صرف کریں۔ اور اپنے جسم۔ لباس اور مکان کو صاف رکھیں۔ تا اپنی صحت بھی ٹھیک رہے۔ اور بچّہ بھی نیک اثرات لیکر پیدا ہو۔ پھر بعض گھروں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ جسوقت بچہ پیدا ہو اُسی وقت گھر کی عورتیں گانا شروع کر دیتی ہیں۔ اور یہ رواج خصوصیّت سے یو پی میں بہت ہے۔ حالانکہ یہ امر اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اسلام نے تو ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ کہ جسوقت بچہ پیدا ہو۔ اُس وقت اُسکے کان میں اذان کہی جائے۔ جسکا اس کی طبیعت پر نہایت نیک اور عمدہ اثر ہوتا ہے۔ اور جس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اس بچّہ کی تربیت ایسے ہی پاکیزہ رنگ میں ہونی چاہیئے۔ جس سے اسکے خیالات صحیح اور اچھے ہوں۔ اور یہ اپنی پیدائش کے صحیح مقصد کو دُنیا میں پورا کر سکے۔ اور اگر اسوقت اُسے گانا بجانا سُنایا جائے گا۔ تو لازمی طور پر اُس کی طبیعت پر ایسی بُری باتوں کا اثر ہو گا جو بڑے ہو کر اُس کی ترقی اور نیکی میں روک ہونگی۔

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جسوقت بچّہ کچھ بڑا ہوتا ہے۔ تو ماں باپ اپنی توتلی زبان بنا کر اُس معصوم ہستی کو گالیاں سکھاتے ہیں۔ اور خود

کہکر ایک دوسرے کو گالیاں دلواتے ہیں۔ مگر وہی بچہ بڑا ہوکر جسوقت اپنی عادت کا اظہار کرتا ہے۔ تو ماں باپ اُسے بُری طرح سے مارتے ہیں۔ اور پھر غیر لوگوں کے سامنے اس بچہ کا رونا روتے ہیں۔ اگر شروع ہی میں اس بات کا خیال کر لیا جاتا اور بجائے گالیاں سکھانے کے نیک کلمات مثلاً کلمہ طیبہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار یا قرآنی آیات سکھاتے۔ تو نہیں اس بچہ سے خوشی حاصل ہوتی۔ اور لوگوں کے سامنے اس کی خوبیاں بیان کرتے۔

پھر محض لڑکوں کی ہی تربیت کا زیادہ خیال نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ لڑکیوں کی پرورش ان کی تربیت۔ اور تعلیم بھی اسی احتیاط اور خیال سے کرنی چاہیئے۔ جس طرح لڑکوں کی کیجاتی ہے۔ کیونکہ یہی لڑکیاں کل ایک نسل کی ماں بننے والی ہیں۔ اور جب اُن کی اپنی تربیت اچھی ہوئی ہوگی۔ تو وہ اپنے بچوں کی بھی اسی رنگ میں پرورش کریں گی ؛

بس اے بہنو! اپنے بچوں کے سامنے نیک کام کرو۔ تاکہ وہ بھی نیکی اختیار کریں۔ اور تمہاری اپنی حالت بھی درست ہو۔ بچوں کو بجائے گالیاں دینے کے پیار و محبت سے سمجھاؤ۔ اُن کے جسموں کو ہر وقت صاف رکھو۔ اُن کی خوراک کا خاص خیال کرو۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اُنہیں قیمتی کھانے کھلاؤ۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جو چیز بھی انہیں کھلاؤ۔ وہ پاک صاف ہو۔ تاکہ گندی چیز کھاکر اُن کی جسمانی اور رُوحانی حالت خراب نہ ہو ؛

پھر بچہ جو کہتا جائے اُس کی ہر بات پُوری نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح بچہ آرام طلب اور ضدی ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ موقعہ اور محل پر اس سے مناسب سلوک کرو۔ نرمی کے موقعہ پر اس سے نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ۔ اور غلطی کرنے کے موقعہ پر مناسب تنبیہ کرو۔ تاکہ اُس کی عادت میں اصلاح اور درستی پیدا ہو۔ غرضیکہ بچوں کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ اور بچپن سے ہی اُن میں ایسی عادات پیدا کرنی چاہئیں جس سے وہ بڑے ہوکر اپنی زندگی کو بھی آرام میں گذار سکیں۔ اور قوم کیلئے بھی اُن کا وجود مفید ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو اِس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ کہ انمیں اسلام اور احمدیت کی پُوری پُوری رُوح موجود ہو۔ اور اُن کی زندگیاں اگر ایک طرف ہماری خوشی کا موجب ہوں۔ تو دوسری طرف احمدیت کی ترقی اور اس کی نیکنامی کا باعث ہوں۔ آمین ثم آمین ؛

(خاکسارہ عطیہ خانم از سہارنپور)

ہسٹیریا۔ اختناق الرحم

پیٹ میں سے ایک گولا سا اُٹھ کر حلق میں جاکر اٹک جاتا ہے۔ جس سے دم گھٹنے لگتا ہے۔ اور دورہ پڑ جاتا ہے۔ اکثر یہ مرض رحم کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اِس لیئے اس کو باؤ گولہ یا اختناق الرحم کہتے ہیں۔ انگریزی طب محض دماغی عارضہ تجویز کرتی ہے۔ جاہل لوگ اِسکو جن بھوت کا اثر خیال کرتے ہیں۔ مرگی اور اس مرض میں یہ فرق ہے۔ کہ دورہ کے وقت مریضہ کے منہ سے جھاگ نہیں آتی ... زبان نہیں کٹتی ... پُتلیاں پھیلتی نہیں۔ مریضہ ہوش میں رہتی ہے۔ مگر بول نہیں سکتی .... دورہ کے بعد ہوش میں آجاتی ہے۔ بہرحال کنواری۔ شادی شدہ۔ حاملہ۔ دودھ پلانیوالی حیض بند ہونے کے بعد۔ یا جن کے رحم نہیں اُن کو حتیٰ کہ مردوں کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے؛

اسباب:۔ (۱) اگر والدہ کو یہ مرض ہو تو لڑکیوں کو ورثہ میں آجاتا ہے (۲) زیادہ تر پندرہ بیس سال کی عمر میں ہوتا ہے (۳) خون کی کمی کے باعث اعصاب کا بھڑک اُٹھنا یا حیض نہ آنا یا بند ہو جانے کی صورت میں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ (۴) کثرت حیض۔ سفید پانی جانا۔ بہت عرصہ دودھ پلانا یا رحم کا پیچھے کو گر جانا (۵) غم وغصہ۔ خوف خاوند کی جُدائی۔ ناول پڑھنا۔ بے خوابی۔ صدمہ۔

علامات:۔ اکثر حیض ونفاس یا مادہ ... کے رُکنے کے باعث رحم میں بخارات اُٹھکر خاص رحم پر اثر کرتے ہیں۔ جس کی مشارکت میں دل دھڑکتا ہے۔ آنتوں میں ریاح پیدا ہو کر اُوپر کو چڑھتے ہیں (گولہ) اور دماغ پر اثر ہو کر تشنجی دورہ پڑتا ہے۔ ورنہ بغیر گولہ کے دورہ پڑتا ہے۔ **دورہ کیوقت** متلی۔ پیٹ میں اُبھارہ۔ جمائیاں۔ انگڑائیاں۔ جسم سُست۔ دِل دھڑکتا ہے۔ سانس گھٹنے لگتا ہے۔ سر درد۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پنڈلیوں میں بےچینی یا اینٹھن۔ آنسو بھر آتے ہیں۔ پھر بائیں کوکھ سے ہوا کا گولا سا اُوپر چڑھتا ہوا حلق میں اٹک جاتا ہے۔ مریضہ چیخ مار کر بیہوش سی ہو کر گر پڑتی ہے۔ ہوش قائم رہتا ہے۔ یعنی سُنتی ہے مگر بول نہیں سکتی .... گردن پیچھے کو کھچ جاتی ہے۔ بدن اینٹھتا ہے۔ دورہ ختم ہو کر بکثرت پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ نہایت گہرا لمبا سانس لیکر ہوش آجاتا ہے۔ البتہ دردِ سر اور اعضا شکنی قائم رہتی ہے۔ لیکن ہر ایک مریضہ میں یہ تمام علامات نہیں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ہر ایک اکثر اپنی تکالیف مبالغہ آمیز بیان کیا کرتی ہیں۔ بعضوں میں صرف بدہضمی اور دردِ سر ہوتا ہے۔ جوان لڑکی میں حیض کی تکالیف

درد سر و کمر

بات آہستگی سے کرتی ہے ۔ خون کی کمی ۔ خیالات پریشان ۔ بلا سبب رو پڑنا یا ہنس دینا ۔ دوسروں پر زیادہ رحم کرنا ۔ بعض میں صرف دل کی دھڑکن ۔ مزاج چڑچڑا ۔ نفخ شکم ۔ کام کاج میں تھکان جلد محسوس کرتی ہے ۔ بعض بچوں والی میں سر کی چوٹی میں زخم جیسا درد ہوتا ہے ۔ کمر میں درد ۔ بائیں پستان کے نیچے درد ۔ خون کی کمی گردن کے پٹھوں کا اکڑ جانا ۔ دل دھڑکنا ۔
ذکی الحس ہونا

تقریباً ہر ایک میں

دورہ کے وقت آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر کو چڑھ جاتے ہیں ۔ دورہ نصف سے سات گھنٹہ تک دیکھا گیا ہے ۔

علاج :۔ چونکہ فطرتی خواہش کا غلبہ سب سے بڑا سبب ہے ۔ اِس لئے کنواری ہو تو شادی کر دیں ورنہ خاوند کو مقوی ادویات کھلائیں ۔ مثلاً اِنگری ٹون ایک ڈرام دن میں تین بار ۔ بیضہ مُرغ وغیرہ ۔ اس قسم کے مریض اکثر اچھے ہو جاتے ہیں ۔

(۲) دورہ کی حالت میں ہینگ یا مشک ۔ یا امونیم کارب سُنگھائیں . . . .

. . . .

(۳) ہایوسین ہائیڈرو برومائڈ $\frac{1}{200}$ گرین کا جلدی انجکشن ذرا سی دیر میں دورے کو دُور کر دیتا ہے ۔ (۴) وقفہ کی حالت میں وُلیرین کے عضلاتی انجکشن چھ بار ۔ ہر تیسرے دن کریں

یا تھری ولیرین ٹیبلٹس ۔ برووبلکم کمپنی کے ہاں کی ایک دن میں تین مرتبہ ایک مہینہ بھر کھلائیں (حاملہ کو نہ کھلائیں) ورنہ ہر ایک مریضہ کو یہ انگریزی نسخہ پلائیں ۔ پوٹاش برومائیڈ ۵ گرین ۔ اکسٹریکٹ واٹبرنم لیکوڈ $\frac{1}{2}$ ڈرام ۔ ٹنکچر ولیرین امونیٹا $\frac{1}{2}$ ڈرام سیرپ اور نلشائی نصف ڈرام ۔ آب مقطر ایک آونس ۔ ایک خوراک صبح ۔ دوپہر ۔ شام ؛

یُونانی علاج :۔ جوڑا عود صلیب گلے میں لٹکائیں ۔ مسہل کے بعد جدوار ایک ماشہ ۔ عود صلیب ایک ماشہ ۔ باریک پیس کر خمیرہ گاؤ زبان ایک تولہ میں ملا کر روزانہ علی الصباح پانی کے ساتھ ایک ہفتہ کھلائیں ۔ قبض نہ ہونے دیں ؛

ہومیو پیتھک علاج :۔ اگنیشیا ۳x ایک بوند صبح ایک دوپہر ایک شام ۔ جبکہ حلق میں گولا ہو ۔ تنگیٔ تنفس اور تمام نظامِ عصبی تھکا ہوا ہو بہترین دوا ہے ۔ آرجنٹم نائٹریکم ۳x جبکہ ذکاوتِ حس اور ہاتھ پاؤں بے حس ہوں ۔ قبض ہو ۔ فالج کا اندیشہ ہو ۔ مفید دوا ہے ؛

عام ہدایات :۔ دورہ کے وقت کھُلی ہوا میں لٹائیں ۔ بند ڈھیلے کر دیں ۔ منہ اور ناک بند کر کے ذرا سانس روک لیں پھر ایک لمبا سانس آنے پر دورہ ختم ہو جاتا ہے یا چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں ۔ ہاتھ پاؤں کے تلوؤں پر سونٹھ کی مالش کریں ۔ وقفہ کے وقت ۔ مرض کے اسباب دُور کرنے کی سعی کریں ۔

کنواری ہے تو شادی کردیں۔

حاملہ ہے تفریح کرائیں۔ رنج و غم وغیرہ سے بچائیں سینما وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ آب و ہوا کی تبدیلی بھی فائدہ مند ہے۔ اگر پیشاب بند ہو جائے۔ تو بلکہ سرد پانی میں دونوں ہاتھ ڈبو کر ہلائیں۔

غذا:۔ تیز گرم غذا سے پرہیز۔ سبزی ترکاری پھل۔ دودھ۔ سوڈا واٹر وغیرہ دیں ؎

مندرجہ بالا نسخہ جات مجھ سے قیمتاً حاجتمند منگا سکتے ہیں ؎

(احمدی لیڈی ڈاکٹر مسز ڈاکٹر شمس الدین نزد بہرام خان)

اطلاعی پیغام

اگلا مصباح وی پی ہوگا
اس کی توسیع
اشاعت ہر احمدی کا
فرض ملی ہے

ہسٹیریا۔ باؤ گولہ

(۱) ہسٹیریا یعنی باؤ گولہ نہایت مجرّب اور کامیاب دوا ہسٹیریا کیور اکیس ۲۱ دن کی دوا کی قیمت تین ۳ روپے علاوہ محصول ڈاک ؎

(۲) ماہواری گولیاں۔ بندشِ حیض میں بیش بہا دوا ہے خون پیدا کرتی ہیں اور قویٰ کو جلد مضبوط کر دیتی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولیوں کی صرف تین روپے علاوہ محصولڈاک ؎

(۳) مشہور و معروف انگریزی سرمہ۔ ککروں۔ دھند۔ جالا۔ ڈھلکا کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ فی شیشی ۲ روپے علاوہ محصولڈاک ؎

(۴) مرض اٹھرا کا حکیم الامت حضرت مولوی نور الدین رضؓ والا اصلی نسخہ جو رحم کی کمزوری کو دور کرنے میں انگریزی قیمتی ادویات پر سبقت لے گیا ہے۔ مکمل نسخہ کی قیمت آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ نصف قیمت پیشگی آنے پر تازہ تیار ہو سکتا ہے ؎

(۵) مقوی ڈمیانہ پلز۔ مادہ کی اصلاح کرتی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ قابل اولاد بنا دیتی ہیں۔ سو گولیوں کی قیمت دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ نصف قیمت پیشگی ضروری ہے۔

(احمدی لیڈی ڈاکٹر مسز ڈاکٹر شمس الدین نزد بہرام خان دہلی)

ترقی حسن اور حفاظتِ چہرہ کے لئے

گولڈن فیسلین رجسٹرڈ

استعمال کریں۔ یہ خوشبودار کریم نہ صرف کیلوں۔ چھائیوں۔ پھنسیوں۔ داغوں۔ مہاسوں۔ داد چنبل اور لوکل سور کی واحد دوائی ہے۔ بلکہ رنگ کو نکھارنے میں بھی لاثانی ہے۔ جناب محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں :۔ ”آپ سے گولڈن فیسلین منگوائی تھی۔ جسے میرے ایک دوست نے استعمال کیا۔ اور بہت فائدہ مند پایا۔ وہ اسکی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ آپ کے اشتہار مطابق ہے۔“ قیمت فی شیشی چودہ آنے علاوہ محصولڈاک

نوٹ :۔ گولڈن فیسلین رجسٹرڈ پبلک کی رائے آپ کے سامنے پیش کرتی ہے آزمائش اور ہماری صداقت کا امتحان فرماویں

ملنے کا پتہ
گولڈن فیسلین فارمیسی ہریانہ ہوشیارپور پنجاب

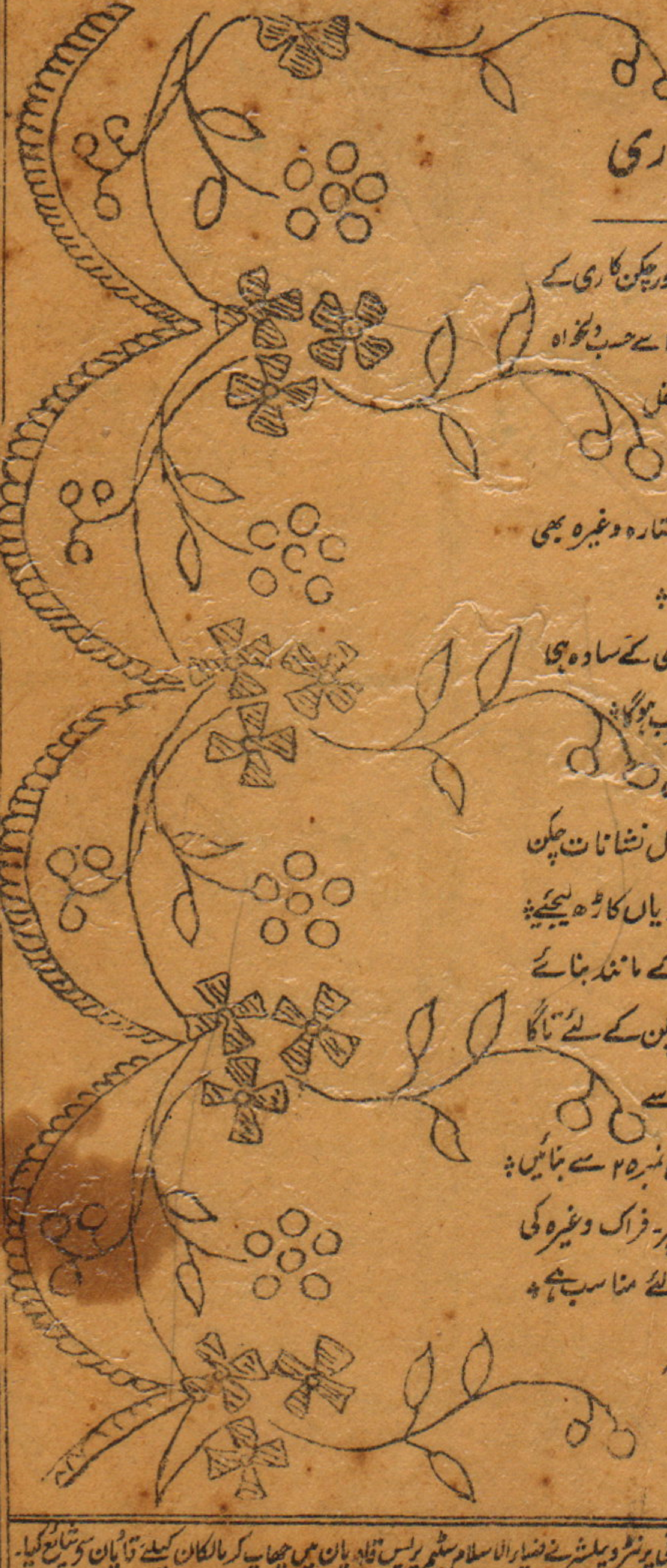

دستکاری

کشیدہ اور چکن کاری

یہ نازک خاکہ کشیدہ اور چکن کاری کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اسے حسب دلخواہ دیگر دستکاریوں میں بھی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً سلمہ ستارہ۔ شکو تین ستارہ وغیرہ بھی خوبصورت معلوم ہو گا۔

اگر بجائے چکن کاری کے سادہ ہی کاڑھا جائے۔ تو بھی بہت دلفریب ہو گا۔ اس کا بنانا چنداں دشوار نہیں۔ پتیاں اور گول نشانات چکن کے ہیں۔ پھول اور ڈنڈیاں کاڑھ لیجیئے۔ کنگورے کاج کے مانند بنائے گئے ہیں۔ کشیدہ اور چکن کے لئے تاگا کلاس نمبر ۲۵ کی لچھی سے اور کنگورے ڈی ایم سی نمبر ۲۵ سے بنائیں۔

یہ بیل بلاوز۔ جمپر۔ فراک وغیرہ کی آستین اور دامن کے لئے مناسب ہے۔

تہذیب نسواں

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔